قرآن مجید کا مطالعہ

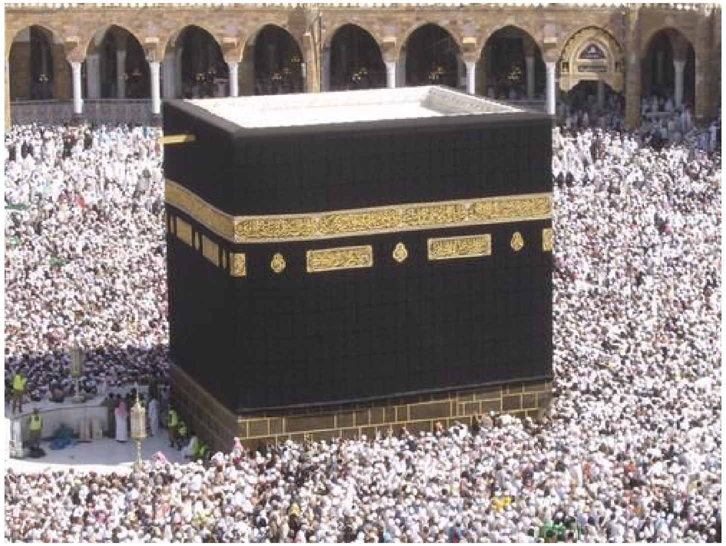

سورۃ الطلاق 65۔۔۔ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔فیملی کی مشکلات کا حل

طلاق کی صورت میں شریعت کا قانون

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الطلاق 65 کا موضوع (Topic)

ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔ فیملی کی مشکلات کا حل۔۔۔ طلاق کی صورت میں شریعت کا قانون

- آیات 1-3: عدت کا طریقہ کار (Judgment Period)
- آیات 4-5: حاملہ خواتین اور پیریڈز ختم کرنے والی خواتین کے لیے عدت کی لمٹ
- آیات 6-7: عدت اور دودھ پلانے سے متعلق معاشی احکامات
- آیات 8-12: شریعت کے احکامات کے نتائج
- سورۃ البقرۃ 2:224-237 آیات: طلاق سے متعلق کامن سوالات کا جواب (MCQs)

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ہماری تعمیر شخصیت کردی ہے۔ جب بھی ہم شادی کرتے ہیں تو میاں بیوی کی زندگی جاری ہوتی ہے اور آپس میں معاہدے کی بنیاد پر شوہر اور بیوی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی کے نتیجے میں اگلی اولاد پیدا ہوتی ہے جس کی تربیت ہماری ذمہ داری ہوتی ہے۔ عام طور پر آپس کے قانونی معاہدے (نکاح) پر شوہر کی معاشی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیگم اور اولاد پر اخراجات کرتے ہیں۔ اس دوران اگر میاں بیوی میں علیحدگی کرنی پڑے تو پھر اللہ تعالی نے اس کا طریقہ کار سمجھا دیا ہے تاکہ ہم جذباتی لڑائی کی بنیاد پر طلاق نہ کریں بلکہ اسٹیپ بائی اسٹیپ اس طلاق پر عمل کریں تاکہ اختلافات ختم ہو سکیں اور اولاد پر برے اثرات نہ پیدا ہو سکیں۔

اس میں ہمیں چاہیے کہ سورۃ الطلاق کے ساتھ سورۃ البقرۃ کی آیات کا مطالعہ بھی کر لیں کہ اس میں مزید وضاحت موجود ہے۔ قرآن مجید کی اسی شریعت کو حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ فیملی کورٹ میں مقدمے انہی آیات کی بنیاد پر فیصلہ کر سکیں۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الطلاق 65: اہل ایمان کے لیے طلاق کی صورت میں شریعت کا قانون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا۔ (1)	اے نبی! (امت کو بتا دیجیے کہ) آپ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دینے لگے ہوں تو اُن کی عدت(Judgement Period almost 3 Months)کے حساب سے طلاق دیجیے گا۔ مگر عدت کا زمانہ ٹھیک ٹھیک کیلکولیٹ کر کے رکھیے کیونکہ اللہ تعالی سے خبر دار رہیے گا جو آپ کا رب ہے۔ (زمانۂ عدت میں) نہ آپ انہیں اُن خاتون کے گھروں سے نکال سکتے ہیں، نہ وہ خاتون خود جاسکتی ہے۔ سوائے اس صورتحال میں کہ وہ خاتون کسی کلیئر (Proof Evidence) بے حیائی کی مرتکب ہوں (تو پھر وہ گھر سے نکلیں۔) یہ اللہ تعالی کا مقرر کیا ہوا طریقہ کار (Procedure) ہے اور جو لوگ اللہ تعالی کے حدود سے تجاوز کریں گے، وہ یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنی ہی جان پر ظلم ڈھالیا ہے۔ آپ نہیں جانتے کہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالی اِس (تین ماہ) **کے بعد کوئی اور صورتحال پیدا کرلے**۔

ایک منٹ یا چند سیکنڈ کے اندر طلاق تو جذباتی لڑائی کی بنیاد پر لوگ کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہی ہوتا ہے کہ ان کے بیٹے اور بیٹیوں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ جب ماں باپ سے علیحدگی ہو جائے تو پھر بچے اپنے باپ یا ماں کے دشمن بن جاتے ہیں۔ عدت اس لیے رکھی کہ جب شوہر طلاق کا فیصلہ کرے تو تب بھی تقریباً تین ماہ کے لیے انتظار کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہے:

1. اگر ماں کے پیٹ میں بچہ پیدا ہو رہا ہے تو وہ بھی واضح ہو جائے کہ اس کا باپ اور ماں کون ہیں؟ موجودہ زمانے میں الٹرا ساؤنڈ سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن قرآن مجید ہر زمانے کے لیے ہے، جب یہ ٹیکنالوجی انسانوں نے نہیں سیکھی تھی۔
2. اولاد کی ذمہ داری شوہر پر بھی تھی۔ طلاق کے بعد ان اولاد کی معاشی ذمہ داری کا حل کیا کیا جائے تو یہ معاملہ تین مہینوں میں فیصلہ کر سکیں۔

سورۃ الطلاق 65: عدت (Judgment Period)

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. (2)	پھر جب وہ اپنی عدت کے خاتمے سے پہلے انہیں عمدہ طریقے (Decent Attitude) سے نکاح کو جاری رکھیں یا عمدہ رویے سے ہی رخصت کر دیجیے۔ (نباہ کا ارادہ ہو یا جدائی کا، دونوں صورتوں میں) اپنے والوں میں سے 2 قابل اعتماد آدمیوں کو گواہ بنا لیجیے (تاکہ مستقبل کے اختلافات نہ ہو سکیں یا پھر فیملی کورٹ میں آسانی سے مسئلہ حل ہو سکے۔ گواہوں کے لیے اللہ تعالی کا حکم ہے (کہ گواہ حضرات!) آپ اِس گواہی کو اللہ تعالی کے لیے قائم رکھیے گا (تاکہ اختلاف میں مسئلہ حل ہو سکے۔) یہ بات ہے جس کی نصیحت ان لوگوں کو کی جا رہی ہے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالی سے وارننگ کو یاد رکھیں تو (انہیں کوئی مشکل پیش آئی) تب بھی اللہ تعالی اُن کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا۔
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.(3)	انہیں وہاں سے رزق دے گا، جدھر اُن کا گمان بھی نہ جاتا ہو گا۔ جو اللہ تعالی پر بھروسا کریں گے کیونکہ وہ ان (کی مدد) کے لیے کافی ہے۔ بے شک اللہ تعالی اپنے ارادے پورے کر کے رہتا ہے۔ (ہاں یہ ضرور ہے کہ) اللہ تعالی نے ہر معاملے کے لیے ایک پلان مقرر کر رکھا ہے۔

طلاق کے بہت سے کیس اسٹڈیز کا آپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اگر طلاق ہو گئی تو عین ممکن ہے کہ مرد نئی شادی کرے اور خاتون دوسری شادی کر لے۔ اس میں پھر اولاد پیدا ہو گی جس کے نتیجے میں سوتیلے بھائی بہن پیدا ہوں گے اور ان کی نفسیات پر ایسے اثرات آئیں کہ اگلی نسل در نسل دشمنی جاری رہے۔ باپ جب فوت ہو گا تو اس وقت اس کے بڑے فنڈز میں وراثت کے مقدمے پیدا ہوتے جائیں گے۔

اگر میاں بیوی نے عمدہ طریقے سے طلاق دی ہو تو اگلی نسلوں پر برے اثرات پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ اگر لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے نفرت کے ساتھ طلاق دی تو پھر نسل در نسل نفرت جاری رہتی ہے۔ ایسے کیس بھی ہوئے کہ نفرت تھی تو جوان ہو کر اولاد نے اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا بہن کو قتل کیا۔ عمدہ طریقے سے عزت کے ساتھ طلاق ہوئی تو تب سوتیلے بھائیوں بہنوں میں بھی محبت جاری رہی۔ جب وراثت کی تقسیم ہوئی تو تب بھی عزت اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کو وراثت دی۔ طلاق کے بعد خاتون کو جاب مل گئی یا پھر دوسرا مخلص شوہر مل گیا جس سے کوئی مسائل پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ بجائے سوچ سمجھ کر مستقبل کا فیصلہ کر لیں۔ عدت کے دوران **نکلنے کا راستہ** یہ ہو سکتا ہے کہ اولاد اپنے والدین کو قائل کر سکیں، یا میاں بیوی میں غصہ ختم ہو جائے اور میاں بیوی طلاق نہ کریں تاکہ مل کر بچوں کی تربیت کو جاری رکھیں۔

سورۃ الطلاق 65: حاملہ خواتین اور پیریڈ زنہ کرنے والی خواتین کے لیے عدت (Judgment Period)

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ
ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ
وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا. (4)

آپ کی ان خواتین میں سے جو حیض (Period Menstruate) سے مایوس ہو چکی ہوں، اور وہ بھی جنہیں (حیض کی عمر کو پہنچنے کے باوجود) حیض نہیں آیا، ان کے بارے میں اگر کوئی شک ہے تو ان کی عدت 3 مہینے ہو گی۔

حاملہ خواتین کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل سے فارغ ہو جائیں۔ (یہ اللہ تعالی کی ہدایات ہیں، اِن کی پیروی کیجیے گا اور یاد رکھیے گا کہ) جو شخص اللہ تعالی سے وارننگ کر لے تو اللہ تعالی اُس کے لیے اُس کے معاملے میں سہولت پیدا کر دے گا۔

عدت کی ٹائم لائن نارمل حالات میں یہی ہے کہ طلاق کا اعلان اس وقت کیا جائے جب خاتون کا پیریڈ ختم ہو جائے اور میاں بیوی میں کوئی ازدواجی تعلق پیدا نہ ہوا ہو۔ اس کے بعد عدت کا پیریڈ اگلے 3 پیریڈز ختم ہونے تک جاری رہے گا تاکہ دونوں اچھی طرح عقل کے ساتھ اپنی فیملی اور اولاد کے لیے سوچتے جائیں۔ پریکٹیکل تین پیریڈز عموماً 90-80 دن تک جاری رہتے ہیں۔ جب الٹراساؤنڈ نہیں تھا تو یہ بھی اتنے دنوں میں کنفرم ہو جاتا کہ خاتون حاملہ ہو گئی ہیں یا نہیں۔ اگر حاملہ ہو تو پھر یہ پیریڈ مزید طویل ہو کر بچہ پیدا ہونے تک جاری رہتا تھا۔ اس دوران یہ بھی ہوتا کہ میاں بیوی میں نفرت ختم ہو جاتی اور وہ اپنے نئے بچے کی محبت کی بنیاد پر طلاق کو کینسل کر دیتے اور میاں بیوی کا تعلق جاری رہتا تھا۔ اس کے لیے عہد رسالت میں ایک کیس اسٹڈی ہو گئی تھی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا: "آپ انہیں حکم دے دیجیے کہ اس طلاق کو کینسل کر لیں یا پھر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پیریڈز سے پاک ہو جائے۔ پھر طلاق کرنا ہی ہے کہ وہ پاکیزگی کی حالت میں اسے ازدواجی تعلق کیے بغیر طلاق دے، یہی عدت کا طلاق ہے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے"۔ (بخاری، 7160)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حکم پر عمل کیا اور بڑے اسکالر بنے لیکن ایک دلچسپ تبصرہ ان کے والد صاحب نے کیا۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو وہ اگلے خلیفہ کی پلاننگ رہے تھے۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ اگلا خلیفہ آپ اپنے بیٹے عبداللہ کو بنا دیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو طلاق کے طریقے میں غلطی کی تھی، تو میں اسے کیسے حکمران بنا سکتا ہوں۔

سورۃ الطلاق 65:   عدت اور دودھ پلانے سے متعلق معاشی احکامات

ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا۔ (5)	یہ اللہ تعالی کا حکم ہے جو اس رب نے آپ کی طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ تعالی سے وار ننگ کر لے گا تو اللہ تعالی اس کے گناہ، اس سے دور کر دے گا اور اس (کی نیکیوں) کے اجر کا اضافہ کر دے گا۔
أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ۔ (6)	(اے شوہر! زمانۂ عدت میں) اِن خواتین کو وہیں (گھر میں) رکھیے گا، جہاں اپنی حیثیت کے مطابق آپ رہتے ہیں۔ انہیں تنگ کرنے کے لیے کوئی کوشش نہ کیجیے گا۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو اس وقت تک ان خاتون کے اخراجات ادا کرتے رہیے گا، جب تک وہ حمل سے فارغ نہ ہو جائیں۔ پھر اگر وہ (طلاق کے بعد بھی آپ کے بچے کو) آپ کے لیے دودھ پلائیں تو اُن کا معاوضہ بھی انہیں دیجیے گا اور یہ معاملہ دستور (معقول ایتھیکل شرفاء لوگوں کے طریقہ کار) کے مطابق باہمی مشورے سے معاوضہ طے کر لیجیے گا۔ (اے خاتون!) اگر آپ کوئی زحمت محسوس کریں تو بچے کو کوئی دوسری خاتون دودھ پلا سکتی ہے۔

اب یہاں پر واضح کر دیا کہ جب عدت ختم ہو جائے تو اس سے پہلے ہی فیصلہ کر لیں کہ بچوں کی پرورش کون کرے گا؟ اگر ماں ہی بچے کی پرورش کرے تو کم از کم 2 سال تک بچے کو دودھ پلانے کی سروس پر ماں کو تنخواہ اس بچے کا باپ دیتا رہے گا۔ اگر ماں پرورش نہ کرنا چاہے تو پھر باپ ہی اس بچے کو دوسری خاتون کی سیلری ادا کرے گا۔ یہ سب فیصلے اگر عدت کے دوران نہیں کر سکے تو پھر فیملی کورٹ ہی فیصلہ کرے گی کہ ان بچوں کی تعداد اور ان کی پرورش پر کسے کیا ذمہ داری ہو گی؟ عدالت یا پھر فیملی کے کوئی ذمہ دار پرانے میاں بیوی کے والدین یا انکل یا آنٹی یہی فیصلے کرتے ہیں کہ مرد اور خاتون کی معاشی حالت دیکھ کر کس پر کتنی ذمہ داری ہے۔ ان کے لیے اگلی آیت میں احکامات موجود ہیں جس میں فیصلہ کرنے والے جج یا فیملی کے ذمہ دار پر احکامات موجود ہیں۔

سورۃ الطلاق 65: شریعت پر عمل کے نتائج

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔ (7)	(اے مرد! آپ میں سے) جو خوش حال ہو، وہ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے گا اور جسے نپا تلا ہی ملا ہے، وہ اسی آمدنی میں سے خرچ کرے گا جو اللہ تعالی نے اسے دے دیا ہے۔ اللہ تعالی نے جسے جتنا دیا ہے، اس سے زیادہ کا وہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا ہے۔ (آپ مطمئن رہیے گا کہ) اللہ تعالی تنگ دستی کے بعد جلد کشادگی بھی عطا فرما دے گا۔
وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا۔ (8) فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا۔ (9)	(یہ اللہ تعالی کے شریعت کے احکامات ہیں۔ اِن سے رو گردانی کریں گے تو اس وارننگ کو یاد رکھیے گا کہ آپ سے پہلے) کتنے ہی شہر ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تھی تو ہم نے اس سے سخت حساب کتاب کیا تھا اور انہیں بڑی ہولناک سزا دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عمل کا مزہ چکھ لیا تھا اور اُن کا انجام کار محروم ہو گیا تھا (اور یہی ثبوت ہے کہ آخرت میں تمام انسانوں کے عمل کا رزلٹ سامنے آنا ہی ہے چنانچہ ابھی احتیاط کر لیجیے۔)
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا۔ (10)	اللہ تعالی نے (آخرت میں) ان کے لیے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اِس لیے اللہ تعالی کی وارننگ کو سن لیجیے : "اے اہل عقل! جو ایمان لا چکے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کی طرف ایک ریمائنڈر نازل کر دیا ہے۔"

سورۃ الطلاق 65: شریعت پر عمل کے نتائج

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا.(11)	ایک ایسے رسول (محمد) جو آپ کو اللہ تعالی کی آیات کی تعلیم کرتے ہیں تاکہ یہ ہر ایشوز کو واضح کردینے والی آیات ہیں تاکہ اُن لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، جو ایمان لا چکے ہیں اور انہوں نے اچھے عمل کیے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں گے (تو ان سے اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ) انہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی تاکہ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالی نے ان کے لیے بہترین رزق کا اہتمام کر رکھا ہے۔
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. (12)	اللہ تعالی وہی ہے جس نے سات آسمان **(7 Celestial Spheres)** بنائے تھے اور انہی کے مانند زمینیں **(Planets)** بھی۔ اس رب کے احکام ان سب کے درمیان نازل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ اس لیے بتا دیا ہے تاکہ آپ لوگ جان سکیں کہ اللہ تعالی ہر چیز پر کنٹرول رکھتا ہے۔ یہ بھی آپ جان لیجیے کہ اللہ تعالی کا علم ہر چیز کو کنٹرول کیے ہوئے ہے۔

اس سے یہ ہمیں وارننگ کر دی ہے کہ اللہ تعالی کے لاجیکل احکامات جو قرآن مجید میں ہیں، ان کے مطابق ہی عمل کریں تاکہ ہم لامحدود زندگی کے لیے کامیاب ہو سکیں۔ اس سورۃ میں طلاق کا موضوع ہے کہ اللہ تعالی ہمیں کیا طریقہ کار بتا رہا ہے۔ اس کی وضاحت سورۃ البقرۃ میں ہے جس کا مطالعہ آپ اگلے صفحے میں پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ میاں بیوی کی علیحدگی سے متعلق قسم

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (224)	اپنی قسموں کے لیے اللہ تعالی کے نام کو دوسروں سے رکاوٹ نہ بناد یجیے گا بلکہ حسن سلوک، شریعت کے احکامات پر عمل اور لوگوں کے مابین صلح کرانے میں استعمال کیجیے گا۔ (یاد رکھیے گا کہ) اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (225)	اللہ تعالی آپ کی ان قسموں پر تو آپ کو نہیں پکڑے گا جو آپ بے ارادہ کہہ دیتے ہیں [جیسے عرب بے ارادہ قسم ''واللہ'' کہہ دیتے ہیں۔] لیکن وہ قسمیں جو اپنے دل کے ارادے سے کہتے ہیں، اُن پر لازماً آپ کا مواخذہ کرے گا۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالی بخشنے والا اور غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔
لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (226)	(اِس لیے) جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھیں، اُن کے لیے 4 مہینے کی مہلت ہے۔ پھر وہ کینسل کر لیں تو بے شک اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اُس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (227)	اگر طلاق کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے کیجیے گا، اِس لیے کہ اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔

عرب کلچر میں یہ رویہ تھا کہ میاں بیوی میں اختلاف ہو جاتا تو جذباتی طور پر شوہر کہہ دیتا: ''اللہ تعالی کی قسم! میں اس خاتون سے کوئی ازدواجی تعلق نہیں کروں گا بلکہ اسے اپنی ماں کے طور پر ہی رکھوں گا۔'' اللہ تعالی نے اسی اصلاح کو بتایا کہ ایسی حرکتیں نہ کریں۔ اگر ایسی قسم کہہ بیٹھے ہیں تو اس قسم کو کینسل کریں اور پھر ان پر پینلٹی بھی ادا کریں جو سورۃ المجادلہ 58 میں احکامات ہیں کہ ایک غلام آزاد کریں، یا مسلسل 60 دن کے روزے رکھیں یا پھر 60 غریب لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ اگر کینسل نہیں کرنا چاہتے تو پھر لاجیکل طریقے سے سورۃ الطلاق 65 کے مطابق عمدہ طریقے سے علیحدگی کریں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔طلاق اور عدت(Judgment Period) کا قانون

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ
ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ
مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ
وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ
أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ
عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
(228)

جن خواتین کو طلاق دی گئی ہو، وہ اپنے آپ کو تین حیض(Menses Period) تک انتظار کریں۔

- اگر وہ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اُن کے پیٹ میں پیدا کر دیا ہو تو وہ اُسے چھپا بیٹھیں۔
- ان کے شوہر اگر معاملات کی اصلاح کرنا چاہیں تو اِس (عدت کے) دوران میں زیادہ حقدار ہیں کہ (طلاق کو) کینسل کر لیں۔
- (یہ اس لیے ہے کہ اس میں تو شبہ نہیں کہ) ان خواتین کے لیے بھی اسی طرح حقوق ہیں، جس طرح دستور (یعنی مخلص شرفاء کا طریقہ کار) کے مطابق اُن پر (شوہروں کے) حقوق ہیں۔
- لیکن مردوں کے لیے (شوہر کی حیثیت سے) اُن پر ایک درجہ (قانونی) ترجیح کا ہے (کیونکہ فیملی کی معاشی ذمہ داری شوہر پر عائد ہے۔)

اللہ تعالی زبردست اور بڑی حکمت والا ہے (اس لیے اسی پر عمل کریں۔)

گھر کی تمام معاشی ذمہ داری شوہر پر عائد کی گئی ہے۔ اس لیے طلاق کا اعلان وہ کریں گے اور پھر عدت کے 3 ماہ یا بچہ ہو تو اس کی ڈیلوری تک شوہر پر معاشی ذمہ داری ہے۔ اس پیریڈ کے دوران شوہر طلاق کو کینسل کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں اگر بیگم ہی طلاق چاہتی ہیں تو پھر انہیں بھی حق حاصل ہے کہ وہ بھی عقل کے ساتھ سوچ کر فیملی کورٹ کے مطابق طلاق لے سکتی ہیں۔ یہ اس لیے حکمت دی گئی ہے کہ وہ محض جذباتی طور پر لڑائی میں طلاق نہ دیں بلکہ سوچ سمجھ کر لاجیکل طریقے سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تاکہ بچوں پر نفسیاتی اثرات نہ ہو سکیں۔

شادی سے پہلے ہی لڑکا اور لڑکی کو چاہیے کہ وہ جذباتی نہیں بلکہ لاجیکل طریقے سے سوچیں کہ ان کی شخصیت ایک دوسرے سے میچ کر سکتی ہے یا نہیں تاکہ اگر دونوں میچ نہیں کر سکتے تو پھر شادی نہ کریں تاکہ طلاق تک کی ضرورت ہی نہ ہو۔ شادی یا طلاق دونوں صورت میں جذباتی طور پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ لاجیکل طریقے سے ہی فیصلہ کریں۔ قرآن مجید میں جو لفظ ''المعروف'' آتا ہے تو اس کا معنی ہے کہ لاجیکل طریقے سے مخلص لوگ فیصلہ کرتے ہیں۔ محض تعصب اور جذبات کے ساتھ فیصلہ ایک احمقانہ حرکت ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔طلاق کے موقع پر معاشی قانون

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ (229)	(اے شوہر! ایک رشتہ نکاح میں) طلاق صرف 2 مرتبہ ہی دی جاسکتی ہے۔اِس کے بعد پھر بھلے طریقے سے روک لینا ہے یاخوبی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ • رخصت کر دینے کا فیصلہ ہو تو آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ **جو کچھ** (Assets) آپ نے ان خواتین کو دے دیا ہو،اُس میں سے کچھ بھی اِس موقع پر واپس لے سکیں۔ • یہ صورت، البتہ **مستثنیٰ**(Exception) ہے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ • پھر اگر آپ پر بھی اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت پر قائم نہیں رہ سکتے تو (شوہر کی دی ہوئی)اُن **اشیاء** (Assets) کے معاملے میں اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو خاتون فدیے میں دے کر طلاق حاصل کر لے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ طریقہ کار ہیں چنانچہ ان سے آگے نہ بڑھیے گا اور (جان لیجیے گا کہ)جو اللہ تعالی کے طریقہ کار سے آگے بڑھتے ہیں،وہی ظالم ہیں۔

یہاں پر اللہ تعالی نے طریقہ کار بتا دیا ہے کہ شوہر بھی اپنے رشتے میں صرف اور صرف 2 مرتبہ طلاق دینے کا ارادہ کر سکتا ہے۔اس سے زیادہ اسے آپشن نہیں ہے۔رومانٹک زمانے میں اپنی بیوی کو شوہر بڑی پراپرٹی جیسے گھر، گاڑی، بینکنگ فنڈز، زیورات وغیرہ دے چکے ہیں اور اب طلاق کرنے لگے ہیں تو پھر وہ اس بڑی رقم کو واپس نہیں لے سکتے ہیں۔

یہاں لفظ **"جو کچھ مستثنیٰ"** ہے تو اس سے مراد وہ پراپرٹی یا بڑی رقم جو شوہر رومانٹک عرصے میں اپنی بیوی کو پہلے دے چکا تھا ۔خاتون طلاق لینا چاہتی ہوں لیکن اتنی بڑی پراپرٹی یا جوئلری یا گاڑی وغیرہ دے چکا ہے تو وہ طلاق دینا چاہ رہا ہے۔ایسے موقع پر اللہ تعالی نے اجازت دے دی ہے کہ خاتون ان ایسٹس کو واپس دے کر طلاق لے سکتی ہیں۔یہ اس وجہ سے ہے کہ بہت سے ایسے کیس ہوئے ہیں کہ خاتون بری نیت پر شادی صرف اس لیے کرتی ہیں کہ اتنی بڑی پراپرٹی پر قبضہ کر لیں اور پھر طلاق لے لیں۔ رہے گھر کے اخراجات جیسے کھانا، گھر کا کرایہ، نارمل لباس وغیرہ تو وہ کسی صورت میں بھی شوہر واپس نہیں لے سکتا ہے کیونکہ گھر کے اخراجات اس وقت تک جاری رہے گا جب تک شادی ہوئی اور عدت گزر گئی تب جا کر اخراجات ختم ہوں گے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ طلاق کی تعداد کی حد

فَإِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعۡدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهُۥۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ أَن يَتَرَاجَعَآ إِن ظَنَّآ أَن يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِۗ وَتِلۡكَ حُدُودُ ٱللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ۔ (230)	(اسی رشتۂ نکاح میں صرف اور صرف 2 مرتبہ طلاق کینسل کرنے کے بعد) شوہر نے پھر اگر بیوی کو (تیسری مرتبہ) طلاق دے دی ہو تو اب وہ اس کے لیے کبھی جائز نہ ہو گی سوائے اس کے سوا کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر چکی ہو۔ پھر اگر اتفاق سے (دوسرے شوہر نے بشرطیکہ نارمل حالات میں کسی پلاننگ کے بغیر) اسی خاتون کو طلاق دے چکے ہوں تو پھر پہلے میاں بیوی کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اگر یہ توقع رکھتے ہوں کہ اب وہ اللہ تعالی کے طریقہ کار پر قائم رہ سکیں گے۔ یہ اللہ تعالی کے مقرر کردہ لمٹ ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کے لیے واضح کر رہا ہے جو علم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے شوہر پر لمٹ کر دی کہ وہ صرف 2 مرتبہ طلاق دے کر کینسل کر سکتے ہیں لیکن اس سے آگے نہیں کیونکہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیگم کو تنگ کرنے کے لیے ہزار مرتبہ طلاق دے کر کینسل کر دیتے تھے۔ اللہ تعالی نے اس لیے لمٹ کر دی کہ اگر مزید تیسری مرتبہ طلاق دی تو ہمیشہ کے لیے تعلق ختم ہو گیا۔ اتنی اجازت دے دی کہ وہ خاتون اتفاق سے دوسری شادی کسی اور مرد سے کریں اور پھر کئی عرصے بعد اتفاق سے طلاق ہو گئی یا دوسرے شوہر فوت ہو گئے تو تب اجازت ہے کہ وہ پہلے پرانے شوہر سے شادی کر سکتی ہیں۔

ہمارے ہاں، اس کے الٹ حرکت شروع ہو گئی جو قرآن مجید کے خلاف غلط استعمال عمل کرنے لگے۔ مرد یہ حرکت کرتے ہیں کہ غصے میں تین طلاق کا لفظ کہہ دیتے ہیں اور پھر عقل آتی ہے کہ بچوں کا کیا کریں تو پھر ایک ذلیل حرکت کرتے ہیں جسے "حلالہ" کہتے ہیں۔ اب شوہر اپنے دوست سے کہتا کہ تم اس خاتون سے شادی کر واور پھر کچھ منٹ یا گھنٹے بعد طلاق دے دینا تاکہ میں اسی خاتون سے دوسری شادی کر سکوں۔ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ لوگوں نے سیکس کرنے کا طریقہ اختیار کرنے لگے تاکہ قانونی طور پر بدکاری بھی نہ ہو لیکن اندر سے بدکاری ہی چلتی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے روک دیا۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں آپ کو کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا: "جی ضرور، یارسول اللہ۔" فرمایا: "وہ حلالہ کروانے والا کرائے کا سانڈ ہے۔ اللہ نے حلالہ کرنے والے اور اس شخص پر بھی لعنت فرمائی ہے، جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔" (ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث 1936)

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی: " [دھوکہ دینے کے لیے] جسم پر ٹیٹو بنانے والیاں، میک اپ، نقلی بال لگانے اور دوسروں پر لگوانے والیاں، سود کھانے اور کھلانے والے لوگ، حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت ہے۔" (نسائی، کتاب الطلاق، حدیث 3416)

حلالہ۔۔۔ایک مرد اور خاتون جو سازش کر کے چند گھنٹوں کے لیے شادی کرلیں اور پھر طلاق کر لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سب پر لعنت فرمائی ہے جو حلالہ کریں یا کروائیں، اسی طرح سود کھانے اور کھلانے والے لوگ اور اسی طرح خواتین جو مردوں پر فراڈ کریں۔ ہمارے کلچر میں یہ لعنتیں ہمارے کلچر میں عام ہیں۔ عربی زبان میں لعنت سے مراد محض گالی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی اس کے ساتھ عنایت ختم کردے۔ بعض مذہبی لیڈرز مولوی حضرات نے حلالہ اس طرح سے جائز کہہ دیا تاکہ وہ اپنا سیکس جائز کر سکیں۔ اس کے لیے انہوں نے بہانہ یہ ایجاد کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تیسری طلاق کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا تھا۔ حالانکہ اس کے الٹ معاملہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لوگوں نے اس معاملے میں جلدی مچا رکھی ہے، جس میں انہیں اللہ تعالی نے مہلت دی ہوئی تھی۔ بہتر ہوگا کہ ہم اسے ان پر نافذ کر ہی دیں تاکہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔" پھر انہوں نے اسے [تین طلاق الفاظ کو تین طلاق] نافذ کر دیا۔ (مسلم، کتاب الطلاق، حدیث 1472)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں : عبد یزید، جو کہ رکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد تھے، نے [اپنی بیوی] ام رکانہ کو طلاق دے کر قبیلہ مزینہ کی ایک خاتون سے شادی کرلی۔ وہ [دوسری بیوی] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: "یہ صاحب تو میرے کسی کام کے نہیں ہیں۔ یہ ایسے ہی ہیں جیسے ایک بال دوسرے بال کے لیے [یعنی مرد کے قابل نہیں ہیں۔] "یہ کہہ کر انہوں نے اپنے سر کا بال پکڑ لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور آپ نے رکانہ اور ان کے بھائیوں کو بلا لیا۔ پھر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا: "کیا آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ان کا یہ بچہ دوسرے بچے سے کتنا مشابہ ہے اور یہ اپنے والد سے کس قدر مشابہ ہے؟" وہ بولے: "جی ہاں۔" [یعنی یہ اس کا ثبوت ہے کہ عبد یزید سچ مچ مرد ہیں۔]

پھر آپ نے عبد یزید سے فرمایا: "انہیں طلاق دے دیجیے۔" انہوں نے طلاق دے دی تو آپ نے حکم دیا: "اپنی اہلیہ ام رکانہ سے شادی کر لیجیے۔" وہ بولے: "یا رسول اللہ! میں تو انہیں تین مرتبہ طلاق دی ہے۔" آپ نے فرمایا: "میں جانتا ہوں۔ آپ اسے کینسل کر لیجیے۔" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اے نبی! [اہل ایمان سے کہیے کہ] جب آپ خواتین کو طلاق دیں تو عدت کی مدت پوری کریں۔ رکانہ نے اپنی بیوی کو دائمی طلاق دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کینسل فرما دیا۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے کیونکہ کسی شخص کے معاملے کو اس کی اولاد اور گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ رکانہ نے اپنی بیوی کو دائمی [تین مرتبہ] طلاق دی تھی جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرار دیا۔ (ابوداؤد، کتاب الطلاق، حدیث 2196)

اس سے یہ واضح ہوا کہ لوگ غصے میں تین طلاق یا اس سے زیادہ کہہ دیتے تھے۔ حقیقت میں یہ ایک ہی طلاق سمجھی جاتی تھی۔ جب ایسے زیادہ واقعات ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اگر ایسی حرکت کی تو میں پھر اس رشتے کو ہمیشہ ختم کر دوں گا۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے اور واقعی لوگوں نے یہ حرکت چھوڑ دی۔ ہمارے ہاں اس کے الٹ عمل شروع کر دیا کہ انہوں نے حلالہ کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح انہوں نے قرآن مجید کی آیات کے خلاف غلط استعمال کرنا شروع کیا۔ اسے ہم سوچ سکتے ہیں کہ اس کا رزلٹ کیا ہوگا؟ اگلی آیات میں ہم رزلٹ پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃالبقرۃ2: تعمیر شخصیت۔۔۔عدت(Judgment Period)کاخاتمہ

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (231)	جب آپ خاتون کو طلاق دے دیں اور اُن کی عدت ختم ہونے کو آجائے تو انہیں بھلے طریقے سے (طلاق کینسل کرک کے) روک سکتے ہیں یا بھلے طریقے سے رخصت کر سکتے ہیں لیکن انہیں نقصان پہنچانے کے ارادے سے ہر گزنہ کیجیے گا کہ اس طرح اُن ان زیادتی کر سکیں۔ جو شخص ایسا کرے گا تو پھر وہ اپنی ہی جان پر ظلم ڈھائے گا۔ اللہ تعالی کی آیات کو مذاق نہ بنائیے گا اور اپنے اوپر اللہ تعالی کی عنایت کو یاد رکھیے گا۔ اُس شریعت اور حکمت کو یاد رکھیے گا جو اس رب نے آپ پر نازل کی ہے، جسے وہ آپ کو نصیحت کرتا ہے۔ اللہ تعالی سے وارننگ سن لیجیے اور خوب جان لیجیے گا کہ اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔
وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.(232)	جب آپ خاتون کو طلاق دے دیں اور وہ اپنی عدت ختم ہو جائے تو اب اس میں حرج نہ ہے کہ وہ اپنے ہونے والے [قدیم] شوہر سے [دوبارہ] نکاح کر لیں۔ شرط یہ ہے کہ جب وہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کے طریقہ کار] کے مطابق آپس میں معاملہ کرنے کے لیے اتفاق کر لیں۔ یہ نصیحت آپ میں سے اُن لوگوں کو سنا رہے ہیں جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہی آپ کے لیے زیادہ شائستہ اور زیادہ پاکیزہ طریقہ کار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور جبکہ آپ نہیں جانتے ہیں۔

اس سے یہ واضح ہے کہ پہلی مرتبہ طلاق دی اور عدت بھی ختم ہو گئی تو تب بھی دوبارہ شادی کر سکتے ہیں۔ دوسری مرتبہ طلاق تو تب بھی دوبارہ شادی کر سکتے ہیں لیکن تیسری مرتبہ طلاق میں یہ شادی نہیں کر سکتے ہیں۔ طلاق جب بھی کرنی ہے تو آہستہ آہستہ سوچ سمجھ کر لاجیکل طریقے سے کرنی چاہیے۔ جذباتی طور پر غصے میں طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ محض تنگ کرنے کے لیے لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔طلاق کے بعد بچوں کا دودھ پلانا

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (233)	(طلاق کے بعد بھی) مائیں اُن لوگوں کے لیے جو دودھ کی ٹائم لائن پوری کرنا چاہتے ہوں، اپنے بچوں کو پورے 2 سال دودھ پلائیں گی اور بچے کے باپ کو دستور [یعنی مخلص شرفاء کے طریقہ کار] کے مطابق اُن کا کھانا کپڑا (Expenses) دینا ہوگا۔ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے گا۔ نہ کسی ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ کسی باپ کو اُس کے بچے کی وجہ سے۔ اسی طرح کی ذمہ داری اس کے وارث [جیسے سسر] پر بھی ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضا مندی اور آپس کے مشورے سے دودھ ختم کرنا چاہیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو کسی اور خاتون سے دودھ پلوانا چاہیں تو اِس میں بھی آپ کے لیے کوئی حرم نہیں ہے، بشرطیکہ ان خاتون سے آپ نے رقم ادا کرنے کا معاہدہ کر لیا ہو۔ وہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کے طریقہ کار] کے مطابق اس خاتون کو ادا کریں۔ اللہ تعالی سے وارننگ سن کر جان لیجیے گا کہ جو کچھ آپ کررہے ہیں، اللہ تعالی اُسے دیکھ رہا ہے (اور آپ کے عمل کو ریکارڈ کررہا ہے۔)

ان آیات میں مسلسل لفظ "معروف" استعمال ہوا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اس کلچر کے شریف اور مخلص لوگ جو استعمال کرتے ہیں۔ اسی خلوص عمل کی بنیاد پر کسی ملک میں قانون سازی کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو، تب بھی خلوص لوگوں سے پوچھ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ کسی بھی بد تمیز اور بد معاش لوگوں کے عمل سے بچنا چاہیے۔

سورة البقرة 2: تعمیر شخصیت ۔۔۔ بیوہ خاتون کی عدت (Judgment Period)

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (234)	آپ میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑیں تو وہ بھی اپنے آپ کو چار مہینے دس دن (130 Days) انتظار کریں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اپنے حق میں دستور [یعنی مخلص شرفاء کے طریقہ کار] کے مطابق جو کچھ بھی وہ کریں، اس کا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جو کچھ آپ کرتے ہیں، اللہ تعالی اُسے خوب جانتا ہے۔
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (235)	آپ کے لیے اِس میں بھی کوئی گناہ نہیں جو آپ اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام اُن بیوہ خاتون کو دیں یا اسے اپنے دل میں چھپائے رکھیں۔ اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ آپ اُن سے یہ بات تو کر ہی لیں گے۔ چنانچہ آپ کر سکتے ہیں لیکن کوئی وعدہ ان سے چھپ کر نہ کیجیے گا بلکہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کے طریقہ کار] کے مطابق کوئی معقول بات، البتہ کہہ سکتے ہیں۔ نکاح کا معاہدہ اُس وقت تک سائن نہ کیجیے گا، جب تک قانون اپنی ٹائم لائن [یعنی چار ماہ دس دن 130 days] ختم نہ کر لے۔ جان رکھیے گا کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ آپ کے دلوں میں ہے ۔اِس لیے اُس سے وارننگ کر لیجیے اور جان رکھیے کہ اللہ تعالی بخشنے والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔

بیوہ خواتین کے لیے عدت کی لمٹ اس لیے کر لی کہ خاتون کے پیٹ میں اگر بچہ ہے تو وہ واضح آجائے کہ اس بچے کا باپ کون ہے۔ عرب کلچر میں یہ معاملہ عام تھا کہ بیوہ خواتین کے لیے جلد ہی بہت سے مرد پیغام پہنچا دیتے تھے کہ عدت کے بعد وہ شادی کر لے۔ ہمارے انڈین کلچر میں اس کا الٹ معاملہ ہے جیسے ہندو حضرات بیوہ خاتون سے شادی نہیں کرتے ہیں خواہ شادی کے پہلے دن ہی شوہر مر جائے۔ اس کے نتیجے میں اس خاتون کو ساری عمر تک اکیلے ہی رہنا پڑتا ہے جو ان پر ظلم ہے۔ مسلمانوں پر بھی ایسی عادت پیدا ہو گئی جو بڑا گناہ ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔رخصتی سے پہلے طلاق کا قانون

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ. (236)	(اے شوہر!) اگر آپ خاتون کو اِس صورت میں طلاق دیں کہ آپ نے انہیں ہاتھ نہیں لگایا (یعنی رخصتی نہیں ہوئی) یا ان کا مہر مقرر نہیں کیا تو مہر (Wedding Gift) کے معاملے میں آپ پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ لیکن یہ تو لازماً ہونا چاہیے کہ دستور (شرفاء کے طریقہ کار) کے مطابق انہیں کچھ سامان زندگی دے کر نکاح کو ختم کیجیے گا۔اچھی حالت والے اپنی حالت کے مطابق اور غریب اپنی حالت کے مطابق تحفہ دیں۔یہ حق ہے ان لوگوں پر جو خلوص کا عمدہ رویہ اختیار کرنے والے ہوں۔
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (237)	لیکن آپ نے اگر طلاق تو انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے دی ہو، مگر اُن کا مہر طے کر چکے تھے تو طے شدہ مہر (Wedding Gift) کا نصف (50%) ضرور انہیں دینا ہو گا۔ سوائے اس صورتحال میں کہ وہ خاتون اپنا حق چھوڑ دیں یا وہ لوگ جس کے ہاتھ میں نکاح سائن کرنے والے [مثلاً لڑکی کے والدین] چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے کہ آپ مرد اپنا حق چھوڑ دیا کریں اور اپنے درمیان کی فضیلت نہ بھولا کریں۔ بے شک اللہ تعالی دیکھ رہا ہے کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں (اور اسی ریکارڈ کی بنیاد پر آپ کو موجودہ زندگی کا رزلٹ ملنا ہے۔)
وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. (241)	طلاق شدہ خواتین کو ہر حال میں دستور [یعنی مخلص شرفاء کا طریقہ کار] کے مطابق کچھ سامان زندگی دے کر ہی رخصت کرنا چاہیے۔ ان لوگوں پر یہ حق ہے جو اللہ تعالی سے وارننگ کرنے والے ہوں۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t